راشد الحق سمیع

نامور عالم دین مولانا اشرف علی قریشیؒ کی رحلت

صوبہ سرحد اور پشاور کی نامور علمی شخصیت، جامعہ اشرفیہ پشاور کے نائب مہتمم اور ادارہ تبلیغ اسلام کے بانی حضرت مولانا اشرف علی قریشیؒ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا قریشی مرحوم ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی تمام عمر دینی، دعوتی اور ادبی سرگرمیوں میں گزری۔ آپ پشاور کی ممتاز روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالودود قریشیؒ کے صاحبزادے اور تاریخی مسجد مہابت خان کے خطیب حضرت مولانا یوسف قریشی کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے والد ماجدؒ نے پشاور میں جامعہ اشرفیہ کے نام سے ایک بڑا تعلیمی ادارہ قائم کیا، جو پشاور کے اولین مدارس میں سے ایک ہے۔ آپ کے والد ماجدؒ کا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی قدس سرہ العزیز کے ساتھ نہایت ہی عقیدت مندانہ تعلق تھا۔ انہی کی نسبت سے جامعہ کا نام بھی اشرفیہ رکھا اور ان سے لازوال محبت کی بناء پر مولانا مرحوم کا نام اشرف علی رکھا گیا۔ مولانا اشرف علیؒ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے داماد بھی اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ پروفیسر محمود الحق حقانی، الحاج اظہار الحق صاحب کے بہنوئی تھے۔ اس کے علاوہ آپ برادر محترم مولانا حامد الحق حقانی ایم این اے کے سُسر بھی تھے۔ یوں آپ کی جدائی کا سانحہ ہمارے خاندان کیلئے ایک بڑا حادثہ ہے۔ مولانا مرحوم نے زندگی کے مختلف ادوار کامیابی سے گزارے۔ ایک وقت میں تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ بڑے پیش پیش رہے۔ اور اس وقت کے جابر حکمران بھٹو کے خلاف آپ نے پورے صوبے میں اپنے جوشیلے خطابت کے ذریعے بغاوت کی فضا پیدا کردی تھی۔ اس پاداش میں آپ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ سیاست کے میدان کے شہسوار ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی بھرپور توجہ دی۔ اور کئی اہم موضوعات پر آپ نے کئی چھوٹی بڑی تصانیف بھی چھوڑیں۔ اس کے علاوہ آپ نے صحافتی میدان میں بھی خدمات سرانجام دیں اور ''صدائے اسلام'' اور ''الاشرف'' کے مجلوں کے نام سے دین اسلام کی بڑی خدمت کی۔ اس کے علاوہ آپ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے فعال رکن بھی رہے۔ اور کئی ٹھوس موضوعات پر بڑی اہم تجاویز آپ نے کونسل کے سپرد کیں۔ مولانا مرحوم باکمال شخص تھے، زندگی کے مختلف شعبوں میں آپ نے اپنا کام اور نام ثبت کیا۔ آپ جود و سخا اور مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے علاوہ آپ میں تواضع اور انکساری بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ چھوٹی سی چھوٹی عمر کے لوگوں

کیلئے بھی آپ سراپا انکساری اختیار کرتے۔ مولانا مرحوم میرے خصوصی مشفق اور بے تکلف دوست بھی تھے۔ مولانا مرحوم طبیعتاً انتہائی جدت پسند شخصیت کے مالک تھے اور اسکے ساتھ ساتھ آپ میں نظافت' لطافت اور نفاست اتنی زیادہ تھی کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی اور کو آپ سے زیادہ نفیس اور وضع دار نہیں پایا۔ آپ خوش شکل اور خوش اخلاق تو تھے ہی اسکے ساتھ ساتھ آپ بلا کے خوش لباس بھی تھے۔ ہر چیز میں آپ کی نفاست اور جدت مثالی تھی۔ اس کے علاوہ مولانا مرحوم انتہائی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ زندگی میں کبھی آپ کو اونچی آواز میں بولتے نہیں سنا اور نہ ہی کسی کو بڑے القاب اور آداب کے ساتھ پکارتے دیکھا۔ الغرض کمالات ومحاسن کی ایک خوبصورت تصویر تھی جسے گردِ فنا نے ڈھانپ لیا۔ اگر چہ آپ کی عمر اس وقت صرف ۵۴ برس تھی لیکن کچھ عرصہ سے آپ تارکِ الدنیا ہو گئے تھے۔ اور تمام سرگرمیاں گزشتہ آٹھ دس سالوں سے آپ نے معطل کر رکھی تھیں۔ آخر میں آپ نے جامعہ اشرفیہ بجوڑی گیٹ نمک منڈی کی طرف بھرپور توجہ دی اور مختصر وقت میں اس کو ترقی کے بامِ عروج تک پہنچا دیا۔ مولانا مرحوم کو گزشتہ پندرہ بیس دن پہلے پشاور کے رحمان میڈیکل کمپلیکس میں داخل کیا گیا کیونکہ آپ کو دل کی بیماری کا عارضہ تھا۔ علاج ومعالجہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ پھر آخر میں آپ کو راولپنڈی کے ایم ایچ میں ایک چھوٹے آپریشن کے لئے لیجایا گیا لیکن چونکہ دل کا جانا ٹھہر گیا تھا اسی لئے ساری انسانی تدبیریں الٹی ہوگئیں اور مسیحا بھی لاچار ہو گئے۔ آخر آپ نے رمضان المبارک کے مقدس مہینے' مغفرت کے عشرہ اور پیر کے بابرکت دن جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

مولانا مرحوم کا جنازہ اسی دن شام کو پڑھا گیا۔ جنازہ میں ہزاروں علماء' صلحاء' اور شہریوں نے شرکت کی۔ جنازہ آپ کے بڑے فرزند مولانا ارشد علی قریشی نے پڑھا۔ اور اس موقع پر آپ کی دستار بندی بھی کی گئی۔ برادر محترم مولانا ارشد قریشی انتہائی قابل' فاضل اور متعدد خداداد صلاحیتوں کے حامل نوجوان ہیں۔ اور کئی صفات اور شکل وصورت میں اپنے مرحوم والد کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ اور ان دنوں مدرسہ کی تمام باگ ڈور انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دوسرے بھائی حافظ اسد علی قریشی بھی باصلاحیت اور ہونہار نوجوان ہیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب' حضرت مولانا انوار الحق صاحب' حضرت مولانا یوسف قریشی صاحب اور دیگر اسلاف نے اس موقع پر مختصر خطبات بھی بیان فرمائے۔ مرحوم کو افطار کے پُرکیف اور بابرکت وقت میں دفن کیا گیا۔ تدفین بھی جامعہ کے احاطہ میں ہوئی۔ تدفین کے موقع پر ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل نمناک تھا۔ اور یوں علم وادب اور نفاست ونظافت کا حسین گلدستہ خاکِ تیرہ کے حوالے کر دیا گیا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ تیرے گھر کی نگہبانی کرے